سوال

(49) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم کا دروازہ تھے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ صحیح ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا!کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم کا دروازہ تھے۔ (ایضاً)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت مشہور تو بہت ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔اور اس کی سند پر کسی کو اعتماد نہیں ہے۔ نیز علم کا دروازہ ہونا زو معنی چیز ہے۔اگر دروازے سے یہ مفہوم ہے کہ آپ کے بغیر کسی کو علم حاصل نہیں ہوا۔ تو بھی غلط ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے براہ راست حضورﷺ سے علم سیکھا۔اور دوسروں کو سکھایا۔ حضورﷺ کی دیگر جتنی حدیثیں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے پھیلایئں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو ان کا ہزاروں حصہ بھی روایت نہیں کیا۔ پھر علم لُدنی سے مراد اگر وہ علم روحانی یا کشفی مراد ہے جو الہام سے حاصل ہوتا ہے۔ تو بھی بہت سے بزرگوں کو ہوتا رہا۔اس میں بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی خصوصیت نہیں۔ امت محمدیہ میں ایسے بے شمار اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔ جن کو الہام اور کشف ہوتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت سے ہمیں انکار نہیں۔ مگر ان کی علمی یا شجاعت کی فضیلت کو ان سے مختص یا مخصوص کر دینا صحیح نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں بے شمار ایسے لوگ تھے۔ جو علم میں اور شجاعت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر تھے۔ بے شک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوات میں اپنی شجاعت کے جوہر دیکھائے۔ مگر خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ طارق بھی کچھ کم نہ تھے۔ شیعہ حضرات اگر تاریخ کا مطالعہ کریں تو خود ہی اس کا اعتراف کرلیں۔ (اخبار اہل حدیث سوہدرہ جلد 8 ش 48)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد12ص133

محدث فتویٰ